خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 148

Track 1

Time 52:52

میلاد منعقد کر نے کامقصد

بسم اللہ...

وما ارسلنک اللہ رحمت العالمین ...اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کے بارے میں فرمایا
کہ ہم نے تمہیں رحمت عالمین کے لئے رحمت بنا کربھیجا وما ارسلنک الا رحمت
العالمین ...ہم نے تمہیں عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا یہ جوآیت رحمت بنا
کربھیجا عالمین کے لئے تو اس کو آسان سا مفہوم یہ ہے کہ جو حضور علیہم
الصلوٰۃ والسلام کا جو مشن ہے اس مشن میں رحمت نماز اور اللہ کی خوشنودی
کے علاوہ کچھ نہیں ہے و ہ مشن ہی رحمت ہے اس لئے حضور پاکﷺعالمین کے
لئے رحمت بنا کر بھجنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کوجومشن سنوپا گیا
اللہ کی طرف سے اس میںبندوں کے لئے سوائے رحمت کے لئے کچھ نہیں ہے
حضور پاکﷺ نے جب تبلیغ شروع کی تو اس میں سب سے پہلے بنیادی تعارف وہ
یہ تھا پرستش کے لا ئق اللہ کے علاوہ کو ئی نہیں ہے اور سارا جھگڑ ا اسی بات
کا شروع ہو گیا اس لئے کہ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت لوگوں نے رکھے ہو
ئے تھے کچھ مٹی گارے کے بنے ہو ئے تھے کچھ پتھروں کے بنے ہو ئے تھے کچھ
دھاتوں کے بنے ہ٠و ئے تھے بات یہاںسے شروع ہو ئی کہ یہ جو تم نے اللہ کے گھر
میں بہت سارے معبود تین سو ساٹھ معبود بنا کر رکھ دئیے ہیں یہ کچھ نہیں ہے
پرستش اور عبادت کے لئے صرف ایک ذات ہے اور وہ اللہ ہے بس اس میں جھگڑا
شرو ع ہو گیا کہ صاحب ہمارے تو صرف باپ داداان ہی پو چھتے تھے ہم نے دیکھا
کہ وہ انہی سے اپنی مرا دیں پو ری کر تے ہیں اور آپ کہتے ہیں اپنے باپ دادا کے
دین کومذہب کو چھوڑ دو یہ نہیں ہوسکتا وہ معاملات بگڑے حضور پاکﷺ کو
طرح طرح کی اذیتیں دی گئی با ئی کاٹ کیا گیا پھر انہوں نے کا فروں نے
مشرکین نے کہا کہ ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں ایسا کر یں گے چھ مہینے ہم
آپ کے اللہ کی پر ستش کر لیتے ہیں چھ مہینے آپ ہمارے خدائوں کی پرستش
کر لیں حضور پاک ﷺ نے اس کو منا فرما دیا یہ ظا ہر ہے آپ نے تو فضول بات
نہیں کی تھی پھر انہوں نے کہا اچھا چلئے پھر آپ ایسا کر یںکہ ہمیں اس بات کی
ایجازت دے دیں کہ آپ چلئے نے پو چھیں ہمارے بتوں کو ہمیں اس بات کی ایجازت
دے دیں کہ ہماپنے خدائوں کوپو چھ لیں چھ مہینے آپ کے خدا کی پر ستش کر لیں
تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے نہیں فر ما یا اور آخر میں قل یایھاالکفرون ...کہ

میں تم سے بیزار ہو ں اگر تم نہیں ما نتے تو تمہا را دین تمہا را مذہب تمہارے
ساتھ ہے حضور پاکﷺ وہاںسے تشریف لے گئے مکے سے مدینے حجرت کی جب
مدینے میں جا کر اسلام کابو ل بالا ہوا اسلام پھیلا پھر لڑا ئیوں کی نوبت آئی یعنی
کہ بدر ہو جنگ امر عہد ہو پھر حضور پاکﷺ عمرے کے لئے تشریف لا ئے تو اس
سارے عمل کے پیچھے ایک ہی بات کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ واحد ذات پرستش
کے لئے اللہ ہے بس آخر یہ اس میسمجھوتا نہیں ہو تا یہ صرف اللہ کی ہی پر
ستش کی جا ئے گی تو مسلمانوں نے تمہاری کو ئی بات نہیں ما نیبر حال اللہ
تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو بطور عطا فرما ئی مکہ فتح ہو گیا حضور پاکﷺ نے جو
رحم دلی عفودرگزر محبت اور شفقت اور ایثار کا جو مظا ہرہ کیا وہ پوری دنیا
انسانی میں کہی نہیں تھا اس لئے کہ کہی کو بادشاہ فتح ہو نے کی حیثیت سے
کسی ملک میں داخل ہو تا ہے تو خون خرا بہ ضرور ہو تا ہے کچھ نہ کچھ کچھ
نہ کچھ پھر حضور پاکﷺ کے اتنے بڑی بات کہتے ہیں کسی آدمی کے اتنا بھی خون
نہیں بہا جتنا سوئی چبنے سے اتفاقی سوئی چبنے سے ذرا خون کی بو ند بن جا تی
حالانکہ سوئی ایک عام چیز تھی اب یہ حضور پاکﷺ کا معافی کاجو تصور حضور
پاکﷺ نے دیا عملاً مظا ہرہ کر کے وہ بھی رحمت ہی ہے اپنے ایسے ایسے دشمنوں
کو جنہوں نے گھر سے بااہر نکا ل دیاوہ اوجڑی والی تکلیف دی پیروں میں کا نٹے
گھسیڑ دئیے پتھرمار مار کر لہو لہان کر دیا جو تے خون سے بھر گئے مجنوع کہا
پاگل کہا یہ کہا وہ کہا ان سب کے با وجود حضور پاکﷺ نے معافی کے اتنے دروازے
کھول دئیے کہ کسی آدمی کوکسی قسم کی جیسے مچھر کا ٹ جا تا ہے اتنی سی
تکلیف نہیں ہوتی انہوں نے کہا صاحب جوخانہ کعبہ کے اندر ہے اس کو بھی امان
ہے جو اپنے گھر میں ہے اس کو بھی امان ہے جو سراپے چھجے کے نیچے کھڑا ہے
اس کو بھی امان ہے جو ابو صفیان کی طرف چلا گیا اس کوبھی امان ہے اب اتنے
حضور پاکﷺ منشاہ یہی تھا کہ کسی آدمی کوایک پل کی بھی تکلیف نہ ہو ہاب
اس آیت کوپڑھیں وما ارسلنک ...ہم نے تجھے سوئی تو بنا کر بھیجا ہے لیکن اللہ
رحمت العالمین ...تو رحمت ہے قل العالمین کا تو حضور پاکﷺ کی اگر مشن کی
مختصر سی تفسیر کی جا ئے تو یہ بات آپ کو نظر آئے گی کہ حضور پاکﷺ کی
مشن رحمت کا مشن ہے اور اس مشن کی بنیاد جو ہے وہ تو حید کے اوپر ہے
کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے اب عقل شعور کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ بھئی یہ
دیکھا جا ئے آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک تصویر بنا کر اپنے گھر میں سجا لی اور اس
میں پھول بھی ڈال رہی ہیں نہ وہ بو لتا ہے نہ وہ ہلتا ہے نہ وہ جھلتا ہے نہ
اس کے ااوپر مٹی بیٹھتی ہے نہ اس کو ہلاتا ہے بڑس مشہور واقعہ ہے حضرت
ابرا ہیم علیہ ا لسلام کاوہ کتوں سے بیزار تھے تو انہوں نے دیکھاکہ ایک کتا آیا
انہوں نے دیکھا کہ اس نے ٹا نگ اٹھاکر انہوں نے کہاسب سے بڑا خدا کہا اس کے
اوپر پیشاب کر دیا اور پیشا ب سکر کے چلا گیا تو حضرت نے کہا یہی کیسا خدا
ہے بھئی یہ تو کتے کو بھی دور نہیں کرسکا اس کو بھی نہیں رو ک سکا تو یہ
اتنی بہ عقلی اور نہ سمجھی کی بات ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے بنا ئی ہو ئی

تصویر کو خدا کا درجہ دیتا ہے جبکہ وہ تصویر جو ہے وہ نہ بو لتی ہے نہ سنتی
ہے نہ دیکھتی ہے کچھ بھی نہیں کر تی لیکن ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئی
مشرکین مکہ کی اور وہ بنیادی جو بات کہتے تھے بار بار یہ بہت سمجھنے کی
بات ہے وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے آبا ئو اجداد ان کو پو چھتے تھے ہم اپنے آبا ئو
اجداد کے بنا ئے ہو ئے خدا کیسے رد کر یں کیسے نہ مانیں اب یہ حضور پاکﷺ کا
جو مشن ہے ایک تو اس میں یہ ہے کہ رحمت ہے اللہ کی طرف سے رحمت
ہے ۔اور اس رحمت کے بہت سارے شعبے ہیں اس میں ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ
اگر آپ کی خاندانی روایات اگر آپ کی خاندانی روایات تو حید کے خلاف ہوں تو
ان خاندانی روایات کو آپ کوچھوڑنا ہو گا بغاوت کرنی ہو گی اور اور اس کے لئے
اپنا ملک بھی چھوڑ نا ہوگا ،گھر بھی چھوڑنا ہو گا، بیوی بچے بھی چھوڑنے
ہونگے ،ماں با پ بھی چھوڑنے ہو نگے اس کے اوپر آپ کہے سر ہم پوچھ تو لیں
اپنے بتوں کو آپ کے اللہ کی پرستش تو کر رہے ہیں لیکن ہمارے یہاں آبا ئو اجداد
تو ان کو پو چھتے تھے اگر آبا ئو اجداد بے عقل تھے ،بے شعور تھے، ظالم تھے ،جا ہل
تھے کا فرتھے تو اس پر ہمیں اس بات پر بالکل عمل نہیں کرنا ہے بھئی ہمارے
باپ دادا اگر ہمارے باپ دادا قاتلک کر تے تھے لہذا ہم بھی قاتل کریں گے ۔اگر
ہمارے باپ داد ا ظلم کر تے تھے تو ہم بھی ظلم کر یں گے ،اگر ہمارے باپ داد ا
حق تلفی کر تے تو ہم بھی حق تلفی کر یں گے ،تو یہ جو بات ہے یہ بالکل شعور
ہے تو رسول اللہﷺ کا مشن رحمت کامشن ہے اور رحمت کا مطلب یہ ہے آپ
بھی پرسکون رہے آپ بھی عافیت سے رہے آپ کو بھی ذہنی خلفشار نہ ہو آپ
بھی ٹینشن کا شکار نہ ہوں اور آپ کی وجہ سے آپ کے معاشرے میں رہنے والے
دو سرے لوگ بھی پر یشان نہ ہو یہ ایک رحمت کا تقاضہ ہے یہ میلا دد النبی کے
جو الحمد اللہ پاکستان میں بہت زوق و شوق سے میلاد ہو تے ہیں ابھی انو پارک
میں جومیلادہو ا س میں سب لوگ شریک تھے بڑی تعریف کی لوگوں نے بڑے
متاثرہو ئے تین سوا تین بشتر لوگ مائیں اپنے بچوں کولیکر بیٹھی رہی وہاں سے
تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمانوں میں رسول اللہﷺ کے مشن کی جو رو شنی
ہے رسول اللہﷺ کے مشن کے جو انوار و تجلیات ہیں وہ اندرونی طور پر انہیں
محسوس کرتے ہیں اگر وہ اندرونی طور پر محسوس نہ کر تے تو تین بجے تک
بیٹھنا کھیل تماشہ نہیں ہے بھوکے پیا سے لوگ بیٹھے ہیں کھا نا تو تین ساڑھے تین
بجے تقسیم ہوا لیکن صورت ایک بڑی عجیب ہے میلا د النبی کے سلسلے میں آپ
سب لوگوں کوذہن میں رکھنی چا ہئے کہ میلا د النبی کے سلسلے میں ہم بہت
اہتمام کر تے ہیرو زشنیوں کا بھی احترام کر تے ہیں بہترین قسم کے نعت گوہ
حضرات و خواتین بھی تشریف لا تے ہیں لیکن وہ ایسا لگتا ہے نشستااب اس کی
مثال ہے آپ سب لوگ اکھٹے ہو ئے یعنی فارسی کی مثال ہے آپ سب لوگااکھٹے
ہو ئے ایک جگہ نشستاً بیٹھیں اور آپس میں با تیں کی بھئی یوں کر یں گے بھئی یو
ں کریں گے گفتگتاً درخواست ہے اور اس کے بعد اٹھ کر چلے گئے اور اپنے گھروں
پر جا کر سو گئے اس کی کسی چیز پر عمل نہیں ہونشستاً گفتگواً درخواست ہے

تواب یہ ایسا ہی کچھ نظر آتا ہے یہ بات کہتے ہو ئے بھی ڈر لگتا ہے کہ لوگ
کہیں گے میلاد میں ہی مخالفت ہوگئی ایسا ہی لگتا ہے کہ میلا د النبی کا شوق
بڑھا ہے میلاد النبی کا زوق شوق بڑھا ہے بلا شبہ وہ بہت ہی بڑی سعادت ہے
امت کے لئے مسلمانوں کے لئے لیکن اس میں بس نعتیں پڑھ لینعتیں بھی عجیب
ہی ہو تی ہیں آج کل توکو ئی فلم دھن میں گا رہا ہے کوئی کسی دھن میں گا
رہا ہے اور س واہ بھئی واہ بہت اچھا تھا سبحان اللہ نعت گوہ بہت اچھے تھے
ابھی یہاں ایکی صاحب سنا رہے تھے یہاں ایک بڑی نعت مشہور ہے تو وہ صاحب
آئے گا ڑی میں بیٹھ کر انہوں نے نعت پڑھی پندرہ ہزار رو پے لیکر چلے گئے پہلے
سے طے تھے کہ پندرہ ہزار رو پے تو ٹھیک ہے پیسے بھی آدمی لیتے ہیں لیکن اب
نعت کے لئے پیسے دینا وہی ہوا وہانلوگوں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ یہ کیا
بات ہو ئی پندرہ ہزار رو پے آپ نے لے لئے ایک نعت سنا دی کم از کم ہمیں گھنٹہ
بھر تو دیتے اگے تو اور بھی دس پرو گرام ہے بیس پرو گرام ہے ایسی سنا ایک
خاتون ہے وہ کو ئی میلا د پڑھتی ہیں ایک پانچ ہزار رو پے لیتی ہیں پرا نی بات
ہے پانچ ہزار رو پے لیتی ہیں گاڑی میں لیکر آئے گا ڑی میں چھوڑ کر آئے اور ساتھ
میں کھا نا بھی جا ئے تو ٹحیک ہے جو بھی آدمی آئے گا کھا نا تو مان لیتے ہیں لیکن
اس سے کیا ایک شوق کی طرح میلا د النبی کا جو میرے ذہن میں مقصد یہ ہے
وہ یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کی ہر سال تجدید ہو کہ حضور
کیسے رہتے تھے کس قسم کا لباس پہنتے تھے حضور ﷺ کا آپ لوگوں کے ساتھ کیا
رویہ تھا حضور پاکﷺ کیسے شوہر تھے ،حضورپاک کیسے باپ تھے ،حضور پاکﷺ
نبہ کا رو بار کیا ان کی دیا نت تھی حضور پاکﷺ امین تھے جھوٹ نہیں بو لتے تھے
بے حودہ باتوں میں وقت ضائع نہیں کر تے تھے جو کہتے تھے وہ کر تے تھے معاف
کر تے تھے اب میں نے آپ نے پڑھا ہے اس میں کہ ایک وہ بو ڑیا خاماں خیاں ان
کے پیچھے لگ گئی نا را ض ہو گئی ان سے وہوہ جب بھی جا تے تو سارے دن کاکو
ڑا جمع کر تی تجی پھینک دیا کر تی تھی اب دیکھئے حضورپاک ﷺ نے یہ نہیں کیا کہ
وہ را ستہ بدل دیں اب مکہ کا کو ئی ایک را ستہ تھوڑی مکہ میںجا نے کا ابھی
بھی آپ نے دیکھاہو گا کتنے را ستے ہیں پھر حضور جا تے رہے جاتے رہے ایک دو
دن وہ بیمار ہو گئی اس نے کو ڑا نہیں پھینکا تو اس کے گھر گئے دستک دی گھر
گئے کہ بھئیکیا بات ہے خیرت تو ہے آج تم نے اپنا جو معامل تھا رو زکا وہ نہیں کیا
تو پتا چلا وہ بیمارتھی ظا ہر ہے وہ اس عمل سے اور حضور پاکﷺ کے تحمل
میزاجی سے متا ثر ہو ئی اور مسلمان ہوگئی اسای طرح ہنڈا کا واقعہ آپ نے
پڑھا ہو گا چچا کا کلیجہ نکال لیا چبا کر تھو ک دیاناک کاٹ لی کا ن کاٹ لئے وہ
رسی میں پرو کے جناب گلے میں ڈالا اور اس کو رسک کیا اور ج وہ حضور پاکﷺ
کے پاس آئی اور اسلام کے لئے تو تم نے اسے بھی معاف کر دیا کو ئی تذکرہ ہی
نہیں ہوا وہ اتنا بڑا ثانیہ گزر گیا اس کا کو ئی تذکرہ ہی نہیں ہو ابھئی اسی
صورت سے وہ جو تھا ہفشی کیا نام تھا اس کا جس نے بلغم ما را تھا حضرت
حمزہ کے وحشیوہ جب وہ مسلمان ہو گیا تو ابھی یہایک روایت ہے کہ حضور نے

یہ فرمایا کہ اس سے وحشی سے میرے سامنے مت آنا لوگوں نے اس کے معنی یہ
نکا لے کہ جب وہ وحشی حضور پاکﷺ کے سامنے آتا ہے تو حضور کو وہ واقعہ یاد
آجا تا ہے اپنے چچا کا اس لئے منا کیا ۔حضور قلندر با با بڑی عجیب بات فرما تے
تھے وہ کہتے ہیں نہیں بات یہ نہیں بات یہ تھی کہ جب وحشی حضور کے سامنے
آتا تو اسے وہ اپنا کردار بہت گھرونے لگتا تھا اور اسے شرمندگی ہو تی تھی ۔تو
حضور نے اس کو اس کی شرمندگی سے بچا نے کے لئے یہ کہا کہ تم کسی اور
سے بات کیا کرو تا کہ تمہیں شرم نہ آئے اپنے عمل سے جو تم کر چکے ہو اب یہ
حضور کی سیرت کی یہ چند با تیں میں نے آپ کوبتا ئیں پو ری سیرت سیرت ایثار
اور عمل اور جدو جہد کا مکمل دستور ہے تو میلاد النبی کا جو مقصد میرے ذہن
میں ہے وہیہی ہے کہ تجوید سیرت کہ رسول اللہﷺ نے کیا کیا اور عملاً کا م کر
کے اپنی امت کو کیا درس دیا کیا سبق دیا ہر سال اس کو جب ہم با ر بار دوہرا
ئیں گے اور ہمارے اندر حضور پاکﷺ کی سیرت کے مطا بق عمل کر نے کی ایک
طلب پید ا ہو گی زوق پیدا ہو گا شوق پیدا ہو گا کہ حضور نے اگر معاف کیا تو
ہم نے بھی معاف کیا حضورنے اگر مہمان نوازی کی تو ہم نیبھی مہمان نوازش
کی ،حضورنے اگر جھوٹ نہیں بو لا تو ہم نے بھی جھوٹ نہیں بو لنا بھئی ...
حضور پاک ﷺ نے عفودرگزر کیا تو ہمیں بھی چھوٹی بڑی غلطیاں جو ہوتی ہیں
رات دن آپس میں آپ سب کو نظر انداز کر دیں یہ وہ عملی مظاہرے ہمیں
نظرنہیں آتا اس لئے کہ اتنا اہتمام بھی کر تے ہیں لا کھوں رو پے خرچ بھی کر تے
ہیں انتہا ئی درجے عقیدت اور احترام سے شریک بھی ہو تی ہیں گھنٹوں گھنٹوں
بیٹھتے بھی ہیں اللہ میاں کہتے ہیں سب سے زیادہ انسان کے لئے جو بھا ری کام
ہے وہ اللہ کے لئے پیسے خرچ کرنا وہ بھی کر تے ہیں ایسا دل کھول جا تا ہے
لیکن اس کا جو فا ئدہ ہے حضورکی سیرت پر ہم چل پڑے وہ ہمیں نظر نہیں آتا
عید میلاالنبی کا مقصد یہ ہے میرے خیال سے آپ سب اس سے مستفیض ہو نگے
ضرور یہ ہے کہ ایک چیز ہم بھول گئے ایک سال کے بعد اس کو دوہرا لیا پھر
بھول گئے پھر دو ہرا لیا اب اگر ہر سال میلا النبی کے بعدہم نے صرف دوبا توں
پر بھی عمل کرلیا تو بھئی دس سال میں تو بیس باتوں کے عامل ہو جا ئیںگے
ہمارے کردار سے یہ با ت جھلک آئے گی نظر آئے گی کہ ہم حضور کے امتی ہیں
الحمد اللہ عید ملاالنبی کی تقریب میں بہت زیادہ رخصت پیدا ہو گئی ا ور اور
زیادہ رخصت ہو نی چا ہئے اب سلسلہ عظیمیہ کی جو بہنیں ہیں اور بھا ئی
ہیں ان کواس بات کا بہت زیادہ پر چار کر نا چا ہئیااوراعلان کر نا چا ہئے کہ
میلاد النبی کا مقصد یہ ہے کہ حضورپاکﷺ کی سیرت طیبہ پر لوگ زیادہ سے
زیادہ عمل کریں اب وہ کس طرح کر یں گے تو حضور کی سیرت کو بیان کیا جا
ئے گا تو اس پر عمل کر یں ٹھیک ہے نعتوں میں بھی حضورپاکﷺ کی تعریف ہو
تی ہے نعتیں بھی پڑھی جا ئیں قرآن کر یم کی تلا وت بھی جا ئے سلا م بھی پڑھا
جا ئے ساتھ ساتھ یہ جو سلسلہ عظیمیہ نے ایک سلسلہ شروع کیا ہے سیرت
پڑھنے کا اس کے پیچھے بھی یہی مقصد ہے رسول اللہﷺ کی سیرت پر عمل کر

نا ہاب جیسے ماشا اللہ آپ سب عظیمی بہنیں ہیں بھا ئی ہیں اب آپ کو یہ
دیکھنا ہے کہ اس سال جو آپ نے سیرت طیبہ کے اوپر جو میلا د کئے ہیں ان میں
سے کتنی باتوں پر ہم نے یہ طے کیا ہے کہ بھئی پو رے سال ان با توں پر ہمیں
عمل کر نا ہو گا بتا ئیں آپ بھئی حضور کی ما شا اللہ اتنے سارے میلاد ہیں
عظیمیہ سلسلے کے معرفت جو ہے اس میں بھی اور گھروں میں بھی سب جگہ
ہے اتنے سارے میلا د سن کر آپ نے کیا طے کیا کہ اس سال ہمیں حضور کی
سیرت طیبہ کے کن کن پہلوئوں پرعمل کر نا ہے بتا ئیں؟کو ئی ایک بتا ئیں
جی... ؟بھئی ما شااللہ بڑی اچھی با ت کی آپ نے آپ نے سیرت کا ایک پہلو
عفودرگزر معافی اس کو قبول کیا اوریہ طے کیا کہ میں کوشش کروں گی اس
بات پر پو رے سال کہ میں عفو درگزر کی جو سیرت ہے میرے اندر منتقل ہوجا ئے
جی سنا نہیں سب نے ...جی اور کو ئی بتا ئیے ...میں ہر حال میں سچ بولو گی
حضور ﷺ کی طرح ...ما شا اللہ زبان مبا رک کر ے بھئی آمین ...اللہ ہم سب کو
بڑیء اچھی بات ہے جھوٹ تو بو لنا پڑتا ہی ہے معاشرے سے کتنی بغاوت کر ے گا
آدمی اچھی با ت ہے بھئی لیکن ایک آدمی نے سوچا تو صیحح کہ بھئی پو را
معاشرہ جھوٹ بو ل رہا ہے بولنے دیں نہیکریں گے ہم یہ کوشش کریں گے ہم
نے جھوٹ نہیں بو لیں گے ما شا اللہ بڑی اچھی بات ہے اور کو ئی ...میں اللہ
تعالیٰ سے اور حضور ﷺ سے یہ وعدہ کر تی ہوں کہ میں ہمیشہ مخلوق کی
خدمت میں اپنی خدمت پیش کر وں گی ...آمین ...حضور ﷺ کی طرح ہر حال
میں جو مدر اللہ تعالیٰ سے ہی ما نگوں گی...آمین اللھم آمین ...جی یہ بات
ایسی ہے کہ لوگوں نے عام سن کہ ایک مسیج ملا پیغام ملادیکھئے نے کبھی ہم نے
اس کا تجزیہ نہیں کیا نہ اس لئے یہ بات سامنے نہیں آئی میں اس بات کی
پریکٹس کر تی ہوں کہ بلا تفریحی ایک انسانیت سے پیا ر کیا جا ئے ،ابا جی میں
اس بات کی کوشش کروں گی میری ذات سے کسی بھی انسان کو جو بھی فا
ئدہ پہنچ سکے میں کو شش کر وں گی اپنی ذات سے دوسروں کو فا ئدہ پہنچا
ئوں اور ہر بات کواللہ کی جا نب سے سمجھوں جو بھی ہے وہ اللہ کی طرف
سے ہے اور ہر مسئلے پر صبر کیا جا ئے اور دو سروں کواللہ کے لئے معاف کیا
جائے بھئی بہت ہی یہ السلام وعلیکم ...ہماری یہی کو شش ہو نی چا ہئے
ہمارے اندرکی زندگی کی عاجزی اور انکساری ہو کیوں کہ حضور اکرام ﷺ کی
ساری زندگی عاجزی اور انکساری ہی نظر آتی ہے ...واہ ...اب نبی کر یم ﷺ نے
قطع رحمی پر روز دیا ہے رشتے داروں سے رشتے توڑنا حضور نے پسند فرما تے
تھے ہماپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر اس نے ہمیں یہ کہہ دیا کہتے تو ہم ہیں کہ
ہم نبی کر یم ﷺ کے قلم کو ما نتے ہیں لیکن ہم ذراہ ذراہ سی بات پر رشتے توڑ
لیتے ہیں نہیں ملتے ہیں میں یہ چا ہوں گی کہ اپنے تمام رشتے داروں سے مہینے
میںایک دفعہ صرف اپنے اللہ کے لئے ضرور ملیںاور کسی سے کو ئی قنع رحمی
صلع رحمی کریں قطع تعلق نہ کر یں ہماشا اللہ آپ کے سلسلے کے جو اغراض و
مقاصد ہیں اس میں بھی ہے کہ اگر آپ کو کسی ذات سے تکلیف پہنچیں تو آپ

اسے معاف کر دیں بغیر کسی انتقام کے خواہش کے اور اس میں یہ بھی اگر آپ
کوکسی سے تکلیف پہنچے یا آپ کی ذات سے آپ کو تکلیف پہنچیاسے معاف کر
دیں لیکن اگر کسی کو آپ کی ذات سے وہ چھوٹا ہو بڑا ہو امیر ہو غریب
ہوخان ہوپٹھان ہو اس سے معاف مانگی اب دیکھئے یہ ہے بڑی سخت بات اب
ایک آدمی ہے اب وہ ہے ڈپٹی کمشنر ڈپٹی کمشنر کی بیگم اب اس کو احساس
ہو گیا کہ بھئی یہ جو خاتون میرے پاس آئی تھی اس کی دل آزاری ہو گئی اب یہ
کہ اس کے گھر جا کر معافی ما نگی چا ہئے بہت بڑی بات ہے مشکل بات ہے
لیکن اگر یہ کام اس نے کر لیا تو اتنی اس کے ا ندر بڑائی پیدا ہو جا ئے گی ہمشن
کے حوالے سے سمجھو اتنا بڑا آدمی ایک عام آدمی سے معافی مانگ لے معافی
معاف کر دو اور معافی مانگ لو سوری کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کمزوری نہیں
آجا تی کہ بھئی ایک آدمی نے یہ کیا اس کی دونوآنکھیں برابر تھی اس نے معافی
مانگی تو آنکھیں اتنی ہی رہیں گی کو ئی فرق نہیں پڑھتا اب میں آپ کو ایک
قصہ سنا ئومیری لڑائی ہو گئی میں ایک ملازم تھا تو میں نے پتا نہیں اس کوکیا
کچھ کہہ دیا اور اس بنیاد پر کہہ دیا میں حضور قلندر باباسے کہوں گا وہ تو
یونکردیں گے ویوں کردیں گے خیر وہ صاحب لڑ بھڑ کے میں آیا گھر تو حضور
قلندربا با اولیائ کا اکثر بشر ایسا ہو تا تھا کہ انہیں پہلے سے ہی پتاچل جا تا تھا
پتا نہیں کون بتا تا تھا کہ بھئی یہ گڑ بڑ کر کے آیا ہے کہی تو انہوں نے کہا صاحب
تم نے اچھا نہیں کیا تو میں نے کہا میرے ساتھ ایسا ہو ا ویسا ہوا تو انہوں نے
مجھ سے دو باتیں کی بڑی قابل تھی تر بیت کاایک حصہ ہے میری بھی تر بیت
تھی تو انہوں نے کہا بھئی دوبا تیں بتا ئو ایک بات تو یہ بتا ئو جس ووقت اس نے
تمہیں برا بھلا کہا یا جو بھی کچھ کہا مثلاً اگر تمہا را وزن چا لیس کلو تھا تو کتنا
کم ہواآدھا کلو کم ہو گیا پا ئو کلو کم ہو گیا ایک چھٹاک کم ہو گیا تو میں نے کہا
وزن تو کم نہیں ہو ا تو کہنے لگے خاماخائی بڑا مان رہے ہووزن کم ہو تا پھر
سوچتے تو دو سری بات انہوں نے بہت ہی بڑی بات کہیاور وہ یہ بات کہی کہ یہ
بتا ئو وہ جنرل منیجر ہے اگر آپ کے اندر صلاحیت ہو تی تو آپ جنرل منیجر ہو
تے اب یہ بتا ئو کیا اللہ میاں نے اسے جنرل منیجر بنا کر غلطی کی آپ کو کلرک بنا
یا اس کو جنرل منیجر بنایا میں نے کہا جی نہیں تو کہنے لگے پھر آپکو معافی
مانگنی چا ہئے کہ اللہ نے اس کو بڑا ئی دی ہے جنرل منیجر بنایا ہے آپ کلرک
ہیںآپ نے ذیادتی کی اس کے ساتھ ا ب میں گیا اس سے معافی تلا فی لیوے بھی
انتظار میں بیٹھے تھے بچا رے انہوں نے بھی معاف کیا یہ مثلاً یہ کیسی عجیب بات
ہے ایک آدمی نے آپ کوگا لی دی بہت برا بھلا کہا سب کچھ کہاجھوٹا کہا مکا ر
کہا یہ آپ سے سوال ہے کیا آپ کا کو ئی وزن کم ہو گا اب ایک آدمی نے آپ کی
تعریف کی جھوٹی صیحح تو تعریف کرنی چا ہئے اللہ بھی تعریف کر تا ہے اپنے
مومن بندے کی خوشامت میں صاحب تعریف کر دیا اب آپ بتا ئیں کہ آپ کے
وزن میں کو ئی ایک پائو کااضافہ ہوا ہے جب اضافہ ہی نہیں ہوا تعریف کر نے
سے اس میں خاماں خائی اترانے اگر ہم بڑے اچھے تھے ہمناری تعریف ہو گی یہ

سب با تیں جو ہیں سنے کی حد تک ہیں کو ئی برا کہہ رہا ہے کو ئی برا اس لئے
کہہ رہا ہے وہ خود برا ہے اگر کو ئی آدمی آپ کو اچھا کہہ رہا ہے وہ اس لئے
اچھا کہہ رہا ہے وہ خود اچھا ہے آپ اچھے نہیں ہیں نہ برے ہیں جو اندر ہے وہ
بول رہا ہے اب گدھا ہے اب اس کا بھی گلا ہے حلق ہے اور جناب کوئل کا بھی
گلا ہے اورحلق ہے تو گدھا اپنی آواز بو لے گا کو ئل اپنی آواز بو لے گی کبھی آپ
نے سنا ہے گدھا کو ئل کی آواز کو...کو ... کو...کونہیں کر تا ایک واقعہ میں نے
پڑھا حضور خواجہ غر یب نواز کا ایک سادو ان کے خدمت میں حاضر ہو ئے اور
آکر انہوں نے مرا قبہ کیا مرا قبہ کرنے کے بعد وہ بہ انتہاء خوش ہو ئے سادو
صاحب بہ انتہاء خوش ہو ئے اتنا رو شن آدمی تو میں نے ابھی تک تو دیکھا نہیں
ہے جتنے آپ رو شن ہیں آپ کے اندر رو شنیاں ہیں اور نور ہے تو انہوںنے کہا
ٹھیک ہے تو انہوں نے کہا میں آپ کے اندر یہ جو دل ہے اس کوبھی دیکھ رہا
ہوںدل جو ہے اسے بھی دیکھ رہا ہوں اس دل میں ایک سیاہ دھبا ہے داغ ہے اور
پو را روشن جسم ہے اور اس میں سیاہ رنگ کا داغ دھبا برا ہی لگے گا یا ایسی
بات ہے جیسے ایک چا ر پا ئی پر ایک سفید برا ک چا در بچھا ئی ہوئی ہے اس کے
پیچھے آپ ڈراپ ڈال دیں کا لے رنگ کا تو وہ سفید رنگ نظر نہیں آئے گا وہ کالا
ہی نظر آئے گا نظر وہی پڑے گی تو کہا یہ دل کیوں کا لا ہے سادو صاحب نے پو
چھا کہ کیا کسی طرح جو آپکے اندر داغ ہے کالے رنگ کا یہ ختم نہیں ہو سکتا تو
انہوں نے فرما یا ختم ہو سکتا ہے تم چا ہو توختم ہوسکتا ہے انہوں نے کہا جی
مجھے کیا کر نا ہوگا ،میں تو اس کے لئے سب کچھ کر گزروں گا آپ مجھے بتا ئیں
میں تیار ہو ں ہانہوںنے بھئی میرے کہنے سے نہیں اپنی مرضی سے اگرتم اسلام
قبول کر لو کلمہ پڑھ لوتواللہ کی وحدنیت کو تسلیم کرلو تو میرے اندر جو تم دھبا
دیکھ رہے ہو یہ ختمہو جا ئے گا انہوں نے کہا جی بسم اللہ وہ پاک صاف
ہواوضو وضو کیااس کو کلمہ پڑ ھوایا انہوںنے کہا اب دیکھواب جو اس نے دیکھا
دل میں سیاہ داغ نہیں تھا اس کے ا وپر تو صاحب حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے میرے
کلمہ پڑھنے سے خواجہ غریب نوازکے دل کے سیاہ داغ کے دور ہو نے کا کیا مطلب
ہے خیر ااس نے پو چھا بھا ئی بات یہ ہے یہ جو تم نے دیکھا ہے نے مجھے دیکھا ہے
نے روشن ہر چیز میری رو شن دیکھی ہینور کی بنی ہو ئی یہ تمہاری اپنی
زیاضت اورمجاہدے ہے تم قانون سے واقف نہیں ہو رو حانی قانون یہ ہے کہ کو
ئی آدمی با ہر نہیں دیکھتا اندر دیکھتا ہے اب یہ جو مسجد آپ کو نظر آرہی ہے
یہ میں بیٹھا ہو انظر آرہا ہوں یہ با ہر نہیں ہے یہ آپ کے اندر آئینہ لگا ہوا ہے
اب مسلسل آئینے دیکھتے ہیں اس لئے ہمیں عادت پڑھ گئی کہ ہم اس لئے با ہر
دیکھ رہے ہیں با ہر نہیں دیکھ رہے او ر اگر با ہر دیکھ رہے ہیتو روح نکلنے کے
بعد آپ کیوں نہیں دیکھتے جیسے آپ یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں میں آپ کو دیکھ رہا
ہوں میری ابھی روح نکل جا ئے تو میں آپ کو دیکھونگا تو میں آپ کو کہا ں دیکھ
رہا ہوں اندردیکھ رہا ہوں با ہر دیکھ رہا ہوںروح اندر ہیں نے پھر سمجھو اسے
مطلب اب چلئے آپ میں سے کوئی مر جا ئے مر نا تو کو ئی بری بات نہیں لڑنا

نہیں چاہئے مر نے کے لئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا مومن موت کی تمنا کر تا ہے
مثلاً ایک اچھا عالم ہے وہاں تو فری رو ٹی ملتی ہے ،فری کپڑا ملتا ہے، نہ خادم
کا جھگڑا نہ بیوی کا جھگڑاسب اپنے آزاد ہیں خوش خرم کھا تے پیتے اب ایسا لگتا
ہے شا دیاں ہو تی رہتی ہیں وہاں یہ جو بچے مر تے ہیں نہ چھوٹے چھوٹے پھر ان
کی شادیاں اجتما عی شادیاں کر تے ہیں وہ کسی کے نہیں ہو تے وہ سب کے بچے
ہوتے ہیں اب مطلب یہ ہے روح نکل جا ئے تو آدمی کچھ دیکھتا بھی نہیں ہے اور
رو ح اندر ہے تو آپ نے کہاں دیکھا تو اب یہ سمجھووہ ایک آئینہ ہے وہ دیکھ
رہی ہے وہ یوں دیکھ رہی ہے ہم یوں سمجھ رہے ہیں کہ سمجھنے والا نے دیکھا
ہم دیکھ وہ رہے ہیں سمجھ وہ رہے ہیںتو یہ اندر دیکھتا ہے تو خواجہ غریب
نواز نے فرمایا بھئی قانون یہ ہے کہ ہر آدمی اپنے اندر اپنے آئینے میں دیکھتا ہے با
لکل صاف شفاف آئینے کی طرح ہو گیا اور ریاضت کر کر کے تو جب تم نے مجھے
دیکھا تو اپنے اندر دیکھا تو تمہارے اندر چو نکہ اسلام قبول تم نے نہیں کیا تھا
تمہارے دل میں ایک دھبا تھا تم تو یہ سمجھیتو یہ دھبامیرے دل میں ہے ۔ اب
جب تم نے کلمہ پڑھ لیااور کلمے کی بر کت سے تمہارا کالا سیاہ داغ دھبا دور ہو
گیا اب تم کہتے ہوتم کہتے ہومجھے نظر نہیں آرہاتو یہ جو کو ئی آدمی اچھا اپنے
اندر جو عکس دیکھتا ہے وہ خود اچھا ہو تا ہے اسے اچھا نظر آتا ہے ،ایک آدمی
خود ہی برا ہے تو اس کے اندر جب میں نے دیکھا کہ یہ توجب تم ن ے مجھے
دیکھاتو اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھا کہنے سے کو ئی آدمی اچھا ہو جا تا ہے اور
نہ کو ئی برا کہنے سے برا ہو جا تا ہے ہر آدمی حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر
آدمی اپنی جنت اور دوزخ ساتھ لیکر چلتا ہے ہاں بھئی اس کا کیا مطلب ہوا
حضور پاک ﷺکا ارشاد ہے کہ ہر آدمی ہر عورت اپنی دوزخ اپنی جنت ساتھ لئے
پھرتے ہیں اور نہ کو ئی اچھا آدمی اچھا ہوجا تا ہے نہ کو ئی آدمی برا ہو نے سے
برا ہو جا تا ہے ہر آدمی حضور ﷺ کا ارشاد ہے ہر آدمی ہر عورت اپنی دوزخ
اپنی جنت ساتھ لئے پھرتے ہیں۔انسان کی جو جنت ہے وہ اچھے اعمال ہے اور دو
زخ ہے جو دوزخ ہے اس کے برے اعمال ہیں اگر برے اعمال میںکروں تو جہنم میں
اپنے ساتھ لیکر مطلب پورے اعمال جو ہیں وہ میری جہنم میں جا نے کا باعث بنے
گی ۔اور اعمال آپ کے ہیں اعمال آپ کے ہیں ظا ہر ہے اگر اچھے اعمال ہیں
آپ اپنے ساتھ جنت لے پھر رہے ہیں اگر برے اعمال ہیں آپ اپنے ساتھ دو زخ لے
پھر رہے ہیں با لکل صاف بات ہے اس میں کیا بھئی اچھے اعمال سے جنت ملے
گی تو آپ اچھے اعمال کررہے ہیں نظر نہیں آرہی آپ کو لیکن نظر بھی آرہی
ہے اگر آپ کو سکون ہے تو آپ اس دنیا میں ملے گی اگر آپ کو منتشرخیال ہیں
اگر آپ کو نہیں ہے اس دنیا میں تو آپ سمجھ لیجئے آپ دو زخ میں چلے گئے بھئی
یہ ایک کسوٹی ہے اگر آپ جنتی ہیں تو آپ کوسکون ہو گا خوش رہے گے آپ
استغناء ہو گا توقر ہو گا اللہ کی ذات پر بھروسہ ہو گااللہ پر یقین ہو گا شک
نہیں آئے گا کسی کے لئے شک نہیں آئے گا کسی کا شک نہیں آئے گا جن تی آدمی
کی تعریف ہی یہ ہے کہ شک نہیں آئے گا اور دو زخی آدمی کی تعریف ہی یہ

ہے کہ شک ہی ہو تا ہے یقین نہیں ہو تا با ت کہا ں سیتۓ چلی تھی کہاں پہنچ
گئی اب حضور ﷺ کی جب ہم سیرت بیان کرتے ہیں دنیا کے تمام حالت سے اپنا
تعلق توڑ لیتے ہیں چند گھنٹوں کے لئے تو اس کا مطلب کیا ہوا اب س کا کیا
مطلب ہوا اب میں اپنے گھر سے چلا صاف ستھرے کپڑے پہنے عمدہ قسمکی
خوشبو لگا ئی یہ طے کیا کہ میں نے بڑے آدب سے احترام سے سیرت سے حضور
پاک ﷺ کا میلا د سنا ہے وہاں کو ئی ایسی بات نہیں کر نی جو اللہ اور اللہ کے
رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہو اب آپ وہاں بیٹھ گئی ہیں میلا د سن رہی ہیں تو کیا
آپ کے اندر کیا تبدیلی ہو رہی ہے اور کیوں ہو رہی ہے تبدیلی تو ہو رہی ہے
پہلے تو سب سے بڑی تبدیلی یہ ہے کہ جو دماغ کسی وقت خالی نہیں ہو تا
وہاں تین گھنٹے کے لئے خا لی ہو گیا دو سری تبدیلی یہ ہو ئی کہ خوف پر یشانی
شکوے شکا ئتیں غیبتیدو ستیاں دوشمنیاں وہ سب ذہن سے نکل گئی اس کا
مطلب ہے تبدیلی تو ہو ئی یہ تبدیلی کیوں ہو ئی تبدیلی ہو ئی یا نہیں ہو ئی
اگر تبدیلی نہ ہو تو آدمی تین گھنٹے نہیں بیٹھ سکتا گھبرا کر کبھی اِدھر اٹھے گا
کبھی اُدھر کبھی یوں کر ے گا کبھی یوں کرے گا وہاں تو میں نے ایسا لگتا ہے
جیسے سن ہو گئے ایک خاتون بتا رہی تھی وہ بچہ میری گود میں تھا وہ جب میں
نے اس کو ہا تھ سے اٹھا کر گود بیٹھا تو سن ہو گیا اتنی دیر ہو گئی بچے کو ہی
لیکر بیٹھے ہو ئے ہیں کہ اس کا ذہن اتنی دیر ہو گئی بچے کو لئے بیٹھے ہیں کہ
اس کا ذہن ہی ہٹ گیا آپ کی طرف سے اور بچے کی طرف سے بھی دو ران
خون رک گیا تو اب یہ تبدیلی تو ہو ئی اس سے تو آپ انکار کر ہی نہیں سکتے
کہ میلا د النبی ﷺ نے آپ کے اندر کو ئی تبدیلی نہیں آئے گی سوال آپ سے یہ ہے
کہ وہ تبدیلی کیوں آئے گی ؟خواجہ غریب نواز کا سامنے رکھ کردیا تو تبدیلی کیوں
آئی خواجہ غریب نواز کا واقعہ سادو صاحب کا واقعہ سامنے رکھا وہ تبدیلی کیوں
آئی ہاں بھئی کیوں آئی ؟قریب قریب رہے گئی بات تو آپ وہی کہے رہی ہے ۔
حضور کی سیرت آگئی جب وہاں تین گھنٹے بیٹھے تو تین گھنٹے مسلسل حضور ﷺ
خود تشریف لے آئے حضور ﷺ کی سیرت آپ آنے کاکیامطلب بھئی کسی آدمی کی
خصوصیات اپنے کے اند ر آجا ئے ان سے کنٹروک ہو گیا آپ کے اندر منتقل ہو جا ئے
اب کہی نظر آپ کی جا ئے گی ہی نہیں تو میلا د النبی ﷺ نے آپ وہاں بیٹھے تو
حضور پاکﷺ کی سیرت طیبہ کا بیان ہوا تو وہ سیرت پڑھی جا رہی ہے تو وہ
سیرت تقریرہو رہی ہے وہ سب نعت میں بیان کی جا رہی ہے چا ہئے وہ
سیرت سلام میں بیان کی جا رہی ہے دورد میں آپ کا تعلق قائم ہو گیا کیا
مطلب ہوا کہ آپ کا روح کا جو آئینہ ہے وہ اس وقت روح کو دیکھ رہا ہے ۔اور
حضور کے جو انوار و تجلیات ہیں جو اللہ نے حضور ﷺ کو دی ہے اولاما خلق اللہ
نو ری ...کہ حضورپاکﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نو رکو تخلیق کیا
اس نور سے ساری کا ئنات بنی اچھا اب اس حدیث کے بارے میں اگر آپ سوچ
وچار کر یں تو ہم کیا ہوئے اولا ما خلق اللہ نو ری ...حضورپاکﷺ نے فرمایا کہ
سب سے پہلے اللہ نے میرے نو رکو تخلیق کیاپھر اس نور سے ساری کا ئنات بنی تو

ہم لوگ کے ہو ئے ؟ہیں ؟ولا ما خلق اللہ نو ری ...حضورپاکﷺ نے فرمایا کہ سب
سے پہلے اللہ نے میرے نو رکو تخلیق کیاپھر اس نور سے ساری کا ئنات بنیتو کا
ئنات کا ہم بھی ایک حصہ ہیں اور کا ئنات میں کچھ ایسے بھی ہیں جو حضور کو
نہیں ما نتے وہ ما نے یا نہیں ما نے اس میں حضور کا نور ضرور کام کر رہا ہے
اب وہ اس سعادت کا پھر واقعہ آپ یا د کر یں کہ سادو خواجہ غریب نوا ز کو
اپنے اندر دیکھ رہا ہے اب اس کے اندر جو ہے وہ بھی نظر آرہا ہے اور سمجھ یہ
رہا ہے خواجہ صاحب کے اند ر ہے جب اس نے اسلام کو تسلیم کر لیا اب جیسے
ہی وہاں تسلیم نے کر نے کا جو دھبا اور داغ تھا وہ دور ہو گیا ہےتو یہ جو ہم لا
الہ اللہ محمد رسول اللہ ...پڑھتے ہیں اس کا منشاء ہی یہ ہو تا کہ ہمن نے
تمام معبودوں سے لا الہ کو ئی معبود نہیں نہ اولاد معبود ہے نہ باپ معبود ہے نہ
شو ہر معبود ہے نہ دنیا معبود ہے نہ دو لت معبو د کو ئی نہیں لا الہ اللہ ...اگر
معبود ہے اللہ محمد رسول اللہﷺ اور محمد رسول اللہﷺ اس کے مسنجر ہے اس
کے پیغمبر ہیں جو اللہ نے اس سے کہلایا وہ انہوں نے ہم تک پہنچا دیا تو جب ہم
میلا د النبی میں ہو تے ہیں تو ہمارا تعلق حضور سے ہوجا تا ہے اور حضورکے
انوار وتجلیات ہمارے اندر ہماری روح کے اندر زیادہ نمایاں ہوجا تے ہیں اس لئے
ہم یکسوں ہو جا تے ہیاس لئے ہمیں مزا آتا ہے اس لئے ہم رو پڑھتے ہیں اس
لئے ہمارے اندر گداز پیدا ہوجا تی ہے ما شااللہ آپ سب لوگ تشریف لا ئے میرے
خیال سے تو اچھی اچھی با تیں ہو گئی آپ کوپسند آئی نہیں آئی کہتے ہیں ایک
صاحب نے تقریر کی ساری رات وہ تقریر کر تے رہے ساری رات تو صبح ہو گئی
آذان ہوگئی انہوں نے تقریر ختم کردی ایک صاحب کھڑے ہو ئے انہوں نے کہا جی
حضرت صاحب آپ ساری رات ذولخاں اور حضرت یو سف کا قصہ بیان کر تے
رہے آپ نے یہ تو بتا یا ہی نہیں ذولخاں عورت تھی یا مر د اللہ تعالیٰ آپ سب کو
خوش رکھے اب آئندہ جوپروگرام ہے وہ یہی ہے کہ حضور پاکﷺ کی سیرت کا
بہت زیادہ مطا لعہ کر یں اور اس کا جو طریقہ ہے وہ یہ سمجھتا ہوں وہ وہی
ہے کہ ہر بہن ہر بیٹی ہر ماں کے تکے کے نیچے سیرت کی کتاب ہو نی چا ہئے
اور لاز م کر لیں اپنے اوپر کہ سونے سے پہلے سیرت ضرور پڑھنی ہے چا ہئے ایک
صفحہ پڑھیں دس پڑھیں پا نچ صفحے پڑھیں لیکن ایک قانون بھی آپ کو بتا تا چلو
حضور قلندر بابااولیا ء نے جو تقوین کا قانون بتا تا تو بتا یا کہ جب کوئی آدمی سو
نے سے پہلے عمل کر تا ہے اور اس میں اس کا انہماک ہو جا تا ہے انہماک ہو جا
تا ہے تو وہ عمل ساری رات اس کے حافظے میں دوڑتا رہتا ہے تو آپ سو نے سے
پہلے سیرت کی کتاب پڑھیں گے تو ظا ہر ہے اسے سونے سے پہلے اور جب آپ
سو جا ئیں گی تو ساری را ت حضور پاک ﷺکی سیرت آپکی روح پڑھتی رہے گی ہے
آپ کو دس منٹ ملے سو نے سے پہلے ساری رات آپ سو ئے بھی آرام سے آپ کو
کو ئی وقتہ خرچ بھی نہیں ہوااور ساری رات جناب سیرت میں ہی گھومتے
رہے ہےتو ایک وقت ایسا آئے گا جو آپ کے لا شعور میں ہو تا ہے جس کو پتا ہے
شعور لا شعور جو لا شعور میں ہو تا ہے وہی شعور میں آتا ہے علاج بھی ہے

اس کا آپ نے پڑھا ہو گا کہی کہ کو ئی آدمی زیادہ بیمار ہو اچھا نہ ہو تا ہو ب
بیماری سمجھ میں نہ آتی ہو تو آپ اس کا نام لیکر کر کہے اے فلاح اب تم بیمار
نہیں ہو تم صحت مندہو تم کھیلتے ہو ،کھو دتے ہو تو یہ چھپا ہے کتا بو ں میں
میں نے دیکھا ہے وہ مر ض ختم ہو جا تے ہیں وہ مر ض اس لئے ختم ہو جا تا
ہے کہ سونے کی حا لت میں شعور سسپنڈ ہے لا شعور بیدا ر اور متحرک ہے جب
آپ نے سو نے کی حا لت میں اس کو سلوشن دیا کہ تم اچھے ہو ،تم اچھے ہو ،تم
اچھے ہو ،تم اچھے ہو چا لیس دن نوے دن چھ چھ مہینے کا علاج ہو تا ہے یہ
وہایک دم لا شعور جب اس کو شعور میں پھنکتا ہے تو تم اچھے ہو تو بیماری غا
ئب ہو جا تی ہے آدمی صحت مند ہو جا تا ہے جب آدمی صحت مند ہو جا تا ہے
تو سیرت طیبہ پڑھنے سے رو زکیسے اس کے ااندر سیرت نا فذ نہیں ہو گی لا زماً
ہو جا ئے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ پر پڑھنے اور
اس پر عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما ئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں سچا پکا مسلمان
بنا ئے یہ بھی معبود ہو نے کی بات ہے کہ آپ دنیا کو اتنا عزیز قرار دیں لیں کہ
جی دنیا کے بغیر تو کو ئی کام ہی نہیں ہو تا ابھی وہاں ایک حیداآباد میں ایک
صاحبہ کہنے لگی بڑی ضرورت ہے دنیا کی میں نے کہا بی بی تو یہ بتا کہ ایک کام
بتا تو اتنی بڑی ہو گئی تیرے بچے جوان ہو گئے کو ئی ایک بار بتا جو پیسوں کے
بغیر نہ ہو ئی ہوبہت سو چا بہت سو چا نہیں بھئی ...ضروریات ہیں ضروریات
پو ری ہو جا تی ہیں کبھی نہیں ہوتی آج نہیں ہو تی کل ہوجا ئیں گی کل نہیں
ہو گی پر سو ہو جا ئیں گیں ہم یہ چا ہتے ہیں ہمیں ابھی ابھی ہو ائی جہاز چا
ہئے بھئی ابھی ابھی ہو ئی جہاز چا ہئے کھڑا کہاں کرو گے ائرپورٹبھی تو نہیں
ہے تمہارے پاس کو ئی ضرورت ایسی نہیں ہے کہ جو آپ کی اللہ تعالیٰ پو ری
نہ کر تا ہو دیر سویر ہو جا تی ہے اب تھوڑا سا صبر کر لو جب آپ صبر کریں گے
تو دو لت کی جو آپ کے اندر دو لت پر ستس کا جو ہے کہ بھئی دو لت ہو تی تو
یوں ہو جا تا، دو لت ہو تی تو یوں ہو جا تا ابھی بھی تو ہو سکتا ہے جب دو لت
ہو تی تو آدمی مر جا تا ، دو لت ہو تی تو آدمی اندھا ہوجا تا ، دو لت ہو تی تو
فالج گرجا تا ،یہ بھی سو چنے کی بات ہے نہیں ایسا نہیں ہے دو لت بھی اللہ ہی
دیتا ہے اللہ کو پتا ہے اپنے بندے کی ضروریات کا اللہ کاپتا ہے اور جو لوگ صبر اور
شکر کر تے ہیپھر اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات بھی غیب سے پو ری کر تا ہے۔اللہ
تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظمان میں رکھے ،ہمیں صحت اور تندوستی عطا فرما
ئے اور ہمارے بچیوں کے جو راشتوں کے سلسلہ میں پر یشانی ہیں اللہ تعالیٰ دور
فرمائے وہ اپنے گھر کی ہو جا ئیں اچھے اچھے انہیں رشتے ملیں اور وہ بھی اچھی
بیویاں ثا بت ہوں یہ نہیں جا تے ہی شا دی کے بعد فو راً لڑنا شروع کر دے اللہ
تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظمان میں رکھے اور رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ پر
عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما ئے السلام و علیکم و رحمتہ اللہ ...اختتام

★★★★★★★